



(الوسعيد شرف الدين محدث دہلوی - فتاویٰ ثنائیہ - جلد اول - ص 870)

## توضیح

حافظ ابن کثیر نے اس بارہ میں علماء کے تین قول نقل کیے ہیں۔ اول یہ کہ ایسا ذبیحہ حرام ہے۔ خواہ بسم اللہ کو بوقت ذبیحہ کے عمدہ ترک کرے یا سوہا یہ مروی ہے۔ عبد اللہ بن عمر۔ نافع۔ عامر شعبی۔ ابن سیرین سے اور وہ مروی ہے۔ امام مالک اور امام احمد سے اور صحابہ کی ایک جماعت سے۔ متقدمین۔ اور متاخرین اور یہی مختار ہے۔ ابو ثور اور داؤد ظاہری کا اور یہی مختار ہے۔

متاخرین شافعیہ کا جیسا کہ محدثین محمد متاخرین شافعیہ سے اور دلیل ان کی یہ آیت ہے۔ **وَإِذْ كُرُوا لِلَّهِ عَلَيْهِ مَذْهَب ثَانِي** یہ ہے کہ بسم اللہ بوقت ذبح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر عمدہ یا نسیاناً رہے جائے تو کوئی مضر نہیں۔ یہ مذہب ہے۔ امام شافعی اور اس کے تمام اصحاب کا اور ایک روایت میں امام مالک اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے اسب بن عبد العزیز نے اسکے اصحاب سے نص فرمائی ہے حضرت ابن عباس۔ ابو ہریرہ۔ اور عطاء بن ابی رباح سے یہ مروی ہے وحمل الشافعی والصحابہ الایۃ الکریمہ

## وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بَدَلًا عَلَىٰ مَا ذُكِرَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

تیسرا مذہب۔ ترک بسم اللہ عند الذبح نسیاناً کوئی مضر نہیں۔ دیدہ دانستہ حلال نہیں۔ یہ مشہور ہے امام مالک۔ اور امام احمد بن حنبل سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسے اصحاب اور اسحاق بن راہویہ کا۔ اور وہ مروی ہے حضرت علی۔ ابن عباس۔ سعید بن مسیب۔ عطاء۔ طاوس۔ حسن بصری۔ ابی مالک۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ۔ جعفر بن محمد۔ ربیع بن عبد الرحمن۔ وغیرہ سے امام ابو الحسن مرغیانی نے اپنی کتاب میں اس پر لہجہ نقل کیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اگر روزہ دار بھول کر کھاپی لے۔ تو معاف ہے۔ روزے میں نقص نہیں۔ اگر کوئی نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھے۔ اس کا وہ یہی وقت ہے۔ کھانے اور پینے میں بسم اللہ بھول جائے۔ تو جب یاد آجائے پڑھے۔ اسی طرح بوقت ذبح بسم اللہ بھول جائے یاد آنے پر پڑھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ تیسرے مذہب کے مطابق ہے۔ اور حضرت ابو سعید محمد شرف الدین مرحوم کا فتویٰ مطابق مذہب اول کے ہے۔ شیخ الاسلام کا فتویٰ جواز پر ہے۔ اور مفتی ثانی کا فتویٰ احتیاط پر ہے۔ دلائل کی رو سے تیسرا مذہب قوی ہے۔ (ابو الحسنات علی محمد سعیدی۔ جامعہ سعیدیہ خانیوال)

## الاستفتاء

(مستقل ذبیحہ)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتدان شریعتین اس مسئلہ میں کہ ایک قصاب نے بوقت ذبح گھنڈی کو بجانب سینہ کر دیا ہے۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ ذبیحہ حلال ہے۔ کیونکہ ہدایہ میں ہے۔

وہی اختیار کا لہجہ فیما بین اللہ والحقین (ج 4 ص 418)

اور دوسری جگہ ہے۔ (ج 4 ص 421)

اور یعنی شرح بخاری جلد 10 ص 37 میں ہے۔

وفی البسوط ما بین اللہ والحقین واللہ راس الصدور والحقان الذقن



اور کنز کی شرح میں ہے۔

اور نیز جو عروق فقہائے حنفیہ نے ذبح کے وقت لٹکنے کی لکھی ہیں۔ وہ دو دو درج ایک حلقوم اور مروی ہے۔ اور امام کے نزدیک تین پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ ہدایہ جلد نمبر 4 ص 421 میں ہے۔

اور دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ذبیحہ حرام ہے۔ کیونکہ گھنڈ کے اوپر حلقوم اور مروی نہیں لہذا دو رنگیں کٹیں۔ پس ذبیحہ موافق مذہب امام ابو حنیفہ حرام ہوا۔ کیونکہ کاٹنا اکثر کا شرط ہے۔ اور شرح وقایہ میں ہے۔ فلم یجز فوق العقدة اگرچہ شرح میں ہے۔

والبعض افتوا بما جواز لقوله عليه السلام الزكوة بين اللبنة واللحمين

اور متن شرح پر مقدم ہے۔ اور حدیث جو ذکر کی ہے وہ ضعیف ہے۔ شامی اور ذخیرہ میں اسی طرح ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس کا فتویٰ از روئے شرح شریف مذہب اہل سنت میں صحیح اور درست ہے۔؟ اور فوق العقدة حلقوم اور مروی اور دیگر رنگیں ہیں یا نہیں اور فوق العقدة ذبح ہوتا ہے یا نہیں۔ منوا تو جروا۔

(2233/162-22 محرم 14 مارچ 1358 ہجری 1939 عیسوی یوم سہ شنبہ)

مستفتی مولوی عبدالرزاق (صاحب مدرس سوم مدرسہ سعیدی) موزن مسجد الخلق پگ نکس دہلی مندرجہ بالا استفتاء حضرت شرف الدین صاحب محدث دہلوی نے خود مولوی عبدالرزاق صاحب کے نام سے بھیج کر جواب حاصل کیا تھا۔ تاکہ احناف پر حجت قائم رہ سکے (سعیدی)

الجواب۔

ذبیحہ فوق العقدة کی حلت کے بارے میں پہلے مولوی صاحب کا بیان و تحریر صحیح ہے۔ (فتح القدر البحر الثامن ص 57)

دوسرے مولوی صاحب کو حدیث مذکورہ کو ضعیف ٹھہرانا بغیر بیان کرنے ضعف کے صحیح اور قابل اعتبار نہ ہوگا۔ فقہاء عظام کا استدلال اس حدیث سے اس حدیث کا معتبر و قابل استدلال ہونے کی دلیل ہے۔ تو ضعیف ٹھہرانے کا دعویٰ بغیر بیان کرنے وجہ ضعف کے صحیح نہ ہوگا۔ واللہ اعلم (مفتی محمد کفایت اللہ کان اللہ سرہ دہلی)

سوال۔

میں یہاں ایک ٹھا کر کے ہاں ملازم ہوں۔ کھانا بھی ان کے ہاں سے آتا ہے۔ گوشت ان کے ہاں پکتا ہے۔ جس کے متعلق مجھے تردد ہے۔ گوشت یا تو وہ شہر سے منگاتے ہیں۔ یا مجھ سے۔ بحر زنج کراتے ہیں۔ میرے خیال میں جب کبھی ان کے ہاں گوشت پکتا ہے۔ میرا ہی زنج کیا ہوا ہی پکتا ہے۔ چونکہ وہ گوشت نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور گھر کے اندر سے پک کر آتا ہے۔ اس لئے میں کھانا ہوں بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ اسی گوشت میں سے ہے دیانت میں داخل نہیں۔ اور اس کا کھانا جائز ہے۔ پکا ہوا کھانا دیتے وقت وہ کچھ نہیں کہتے دریافت کرنے سے بھی وہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہی ذبح کیا ہوا گوشت ہے۔ یا قبل اس کے اور کوئی بات بہر حال مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آیا گمان غالب پکھانا چاہیے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے ہی ہاتھ کا ذبیحہ گھر میں سے پک کر آتا ہے قاضی خاں وغیرہ نے تو ان شہات کو رفع کیا ہے۔ یعنی اگر وہ یہ کھائیں کہ یہ گوشت اسی میں کا ہے تو معاملہ ہے۔ اور اگر کہیں کہ یہ تمہارا یا کسی مسلمان کا ذبیحہ ہے تو دیانت سے لیکن مجھ کو ابھی اطمینان نہیں ہوا ہے۔ لہذا مفضل جواب مرحمت فرمادیں۔

الجواب۔

حدیث



پس کافر کا یہ کہنا کہ یہ اسی ذبیحہ کا گوشت ہے منجملہ دیانات متعلقہ حل و حرمت ہے لہذا حسب روایات بالا اس کا قول مقبول نہیں جیسا ظاہر ہے۔

حدیث

سوال۔

اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔؟

من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا والکل ذبیحتنا

(بخاری)

مرزائی ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے جیسی نمازیں پڑھتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ بھی کھاتے ہیں۔ کیا اس حدیث کے پیش نظر وہ مسلمان تصور ہوں گے؟ اگر نہیں تو حدیث کا کیا  
منشا ہے۔؟ (مسائل۔ صدیق الحسن فارقی)

الجواب۔

قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ مسئلہ ختم نبوت تو اترا سے ثابت ہے اور اس پر پوری امت مسلمہ  
کا اجماع ہے جو بھی شرعی مسئلہ تو اترا سے ثابت ہو اس کا انکار یا اس کے خلاف عقیدہ رکھنا صریح کفر ہے کیونکہ شرعاً کفر کی تعریف یہ ہے۔

انکار ما علم بالضرورة مکی الرسول بہ

شریعت میں جو بھی مسئلہ تو اترا سے ثابت ہو اس کا انکار کفر ہے۔ مرزائی چونکہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ جو کہ تو اترا سے ثابت ہے۔ اور مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اس  
بد عقیدہ کی بناء پر مرزائی مطلقاً کافر ہیں۔

مندرجہ حدیث میں لفظ صلوٰۃ۔ قبلہ۔ ذبیحہ کی اضافت لفظ "انما" کی طرف ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ جو شخص بھی نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ﷺ تسلیم کرتے ہوئے آپ کی  
بتائی ہوئی نماز پڑھے۔ اور آپ کی تصدیق کی رو سے ہی قبلہ خانہ کعبہ کی طرف ہی متوجہ ہو۔ اور آپ کی اطاعت اور ہدایت کی بنا پر ہی مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے وہ صحیح العقیدہ مسلمان  
تصور ہوگا۔

لیکن مرزائیوں کا معاملہ سراسر مندرجہ حدیث کے مفاد کے برعکس ہے۔ مرزائی دیتا جس حد تک شرائع اسلام کی قائل یا غافل ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی اتباع ہے۔

چونکہ متبئی قادیان کے پاس کوئی اصلاحی اور تعمیری پروگرام تھا۔ اس لئے اسی میں عافیت سمجھی کہ گمراہ عوام کو شرائع اسلام کی تلقین کی جائے اور یہی فارمولان کے سامنے رکھا  
جائے۔ چنانچہ مرزائی دنیا نماز روزہ وغیرہ شرائع اسلام کی اس لئے قائل ہے۔ کہ ان کے بھوٹے نبی کی یہی ہدایت ہے۔

اگر مرزا دجال اپنے پیروکاروں کو شرائع اسلام سے منع کر دیتا تو یقیناً اس ک قبوعین سب احکامات کو خیر آباد کہہ دیتے اس کی زندہ مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ قرآن مجید کی نصوص  
قطعہ سے جماد کی اہمیت اور قیامت تک اس کا دوام ثابت ہے۔

ہماری شریعت نے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی خوشحالی کو جہاد سے ہی وابستہ فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔



## الجماد ما ضالی یوم القیامت لا یبطله عدل عادل ولا جور جائر

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جماد قیامت تک جاری رہے گا۔ اسے کسی انصاف پسند بادشاہ کا عدل یا ظالم کا ظلم نہیں مٹا سکے گا۔ لیکن اس کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا نصب العین ہی یہ بتایا ہے کہ مجھے ایلیس لعین نے محض جماد کو مسوخ کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ چنانچہ اس جھوٹے حیانے علی الاعلان کہا کہ جماد مسوخ ہے۔ اور اب کوئی بھی اس کے جواز کا عقیدہ نہ رکھے۔

آج جس حد تک مرزائی دنیا موجود ہے۔ مرزا غلام احمد کی اطاعت کی بناء پر ان کا عقیدہ ہے کہ جماد مسوخ ہے۔ گو قرآن و حدیث کی نصوص اس کے منافی ہیں۔

اسی طرح قادیان کا متنبی اگر یہ کہہ دیتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ نہیں۔ (نعوز باللہ) اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں۔ (نعوز باللہ) اور خانہ کعبہ ہمارا قبلہ نہیں (نعوز باللہ) نہ ہی نماز ہے اور نہ ہی روزہ وغیرہ احکامات تو مرزائیوں نے جھوٹے مدعی نبوت کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے سب کچھ قبول کر لینا تھا۔ اس سے بالکل عیاں ہے کہ مندرجہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کی اطاعت اتباع کا ذکر ہے۔ اور مرزائی غلام احمد کے اطاعت گزار ہیں۔ لہذا مذکورہ حدیث کی بناء پر ان کو مسلمان تصور کرنا انتہائی جہالت ہے۔ اس کے ساتھ اس بات پر بھی غور ضروری ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کے زمانہ میں منافقین کا گروہ موجود تھا۔ وہ ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہمارے جیسی نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ اور مسلمانوں کا ذبیحہ بھی کھالیتے تھے۔ جنگوں میں شریک ہوتے اس کے باوجود قرآن مجید نے ان کو بدترین قسم کے کافر قرار دیا ہے۔ اور مندرجہ بالا حدیث کے پیش نظر ان کے مسلمان ہونے کے بارے میں کسی کو وہم و گمان تک پیدا نہیں ہوا۔ مرزائی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس کے باوجود بعض علم و فضل کے مدعی مرزائیوں کو مندرجہ بالا حدیث کی رو سے مسلمان ثابت کرنے کا ادھار کھائے بیٹے ہیں۔ اور بعض اقتدار کے حریص اور عوام کے ووٹوں کے بھوکے اپنا نظریہ بنا لے ہوئے ہیں کہ جو مرزائی ہیں (مسلمانوں) کو کافر کہیں گے تو ہم بھی ان کو کافر کہیں گے وگرنہ نہیں بات صاف ہے کہ جن وجوہات سے منافقین کافر ہیں انہیں کی بناء پر مرزائی بھی کافر ہیں۔

مذکورہ حدیث میں یہود و نصاریٰ وغیرہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کی بظاہر امتیازی علامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر ان کے کسی ایسے اعتقاد کا انکشاف ہو جائے جو ہ صریحاً کفر ہے۔ تو بلاشبہ وہ کافر ہوں گے۔ (ہفت روزہ الاسلام لاہور)

سوال۔

کوئی شخص بکریا مرغ کسی شہید یا ولی کے نام زنج کرے۔ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

جواب۔

زنج کرنا جانور کو بنام غیر خدا حرام ہے۔ وہ غیر خدا خواہ پیغمبر ہو خواہ ولی ہو خواہ شہید ہو خواہ غیر انسان ہو۔ اور اگر نے قصد کے تقرب کے ان لوگوں کے نام پر جانور زنج کیا جاوے۔ تو وہ جانور حرام و مردار ہو جاتا ہے اور زنج کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ اس فعل سے پرہیز لازم ہے چنانچہ تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور دوسری تفسیروں میں مذکور ہے۔

یعنی علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کوئی جانور زنج کرے اور اسکے زنج سے تقرب غیر اللہ کا مقصود ہو تو وہ مسلمان مرتد ہو جائے گا۔ اور اس کا ذبیحہ مانند ذبیحہ مرتد کے ہو جائے گا۔ یہ مضمون کتب تفسیر کی عبارت مذکور ہے۔

(عبد العزیز محدث دہلوی فتاویٰ عزیز جلد 8 ص 97)



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتاویٰ

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 181-190

محدث فتویٰ